مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

ایمان اور اسلام کا خلاصہ

حضرت تمیم داریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین نام ہے "خلوص اور وفاداری کا" ہم نے عرض کیا کہ کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے ساتھ، مسلمانوں کے سرداروں اور پیشواؤں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔

(معارف الحدیث، مسلم)

جلد ۱

۱۲ تا ۱۸ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ بمطابق ۲۵ فروری تا ۳ مارچ ۱۹۸۳ء

شمارہ ۳۷

حضور علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک کا بیان

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبداللہ بن حذافہ کو یہ خط دے کر روانہ فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ کسریٰ کا گورنر جو بحرین میں رہتا ہے اس کے ذریعہ سے کسریٰ تک پہنچا دیں چنانچہ اسی ذریعہ سے وہاں تک خط لے کر پہنچے۔ کسریٰ نے یہ والا نامہ پڑھوا کر سنا اور اس کو چاک کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے بد دعا فرمائی اور اس کے بیٹے شیرویہ نے بُری طرح سے اس کو قتل کیا جس کا قصہ کتب تواریخ میں مذکور ہے۔

دوسرا والا نامہ جس کا حدیث بالا میں ذکر ہے قیصر کے نام تھا جو روم کا بادشاہ تھا۔ اس کا نام مورخین کے نزدیک ہرقل ہے۔ یہ والا نامہ حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا گیا۔ مسلمان تو قیصر بھی نہیں ہوا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والا نامہ کو نہایت اعزاز و اکرام سے رکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونوں واقعات کا علم ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسریٰ نے اپنے ملک کے ٹکڑے کر لئے اور قیصر نے اپنے ملک کی حفاظت کر لی۔ اس والا نامہ کا مضمون حسب ذیل تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الیریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (بخاری، اعلام السائلین) (یا اھل الکتاب سے اخیر تک قرآن پاک کا مضمون ہے جو سورۂ آل عمران کے چھٹے رکوع میں ہے۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں ہرقل کی طرف جو روم کا بڑا (اور سردار ہے) سلامتی اس شخص کے لئے ہے جو ہدایت اختیار کرے حمد و صلوٰۃ کے بعد میں تجھ کو اسلام کے کلمہ (یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرف دعوت دیتا ہوں تو اسلام لے آ تاکہ سلامتی سے رہے اور حق تعالیٰ شانہٗ دوہرا اجر تجھ کو عطا فرمائے (کہ اہل کتاب کے لئے دوہرا اجر ہے جیسا کہ کلام پاک میں بھی سورۂ حدید کے ختم پر اس کا ذکر ہے) اور اگر تو روگردانی کرے گا تو تیرے ماتحت زراعت پیشہ لوگوں کا وبال بھی تجھ پر ہوگا اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے اور وہ توحید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں اللہ کا کسی کو شریک نہ بنائیں۔ اور ہم میں سے کوئی آپس میں ایک دوسرے کو رب نہ بنائے (جیسا کہ احبار اور رہبان کو بنایا جاتا تھا) اگر اس کے بعد بھی وہ اہل کتاب روگردانی کریں تو مسلمانو تم ان سے کہدو کہ تم اسکے گواہ رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں (یعنی ہم تو اپنے مسلک کا صاف اعلان کرتے ہیں اب تم جانو تمہارا کام)

باقی آئندہ

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری، ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۱۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ۔۔۔۔۔۔ ۶۰ روپیہ

ششماہی ۔۔۔۔۔۔ ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ۔۔۔۔۔۔ ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ۔۔۔۔۔۔ ۲۱۰ روپیہ

کویت، اومان، شارجہ دوبئی، اردن اور

شام ۔۔۔۔۔۔ ۲۴۵ روپیہ

یورپ ۔۔۔۔۔۔ ۲۹۵ روپیہ

اسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ۔۔۔۔۔۔ ۲۷۰ روپیہ

افریقہ ۔۔۔۔۔۔ ۳۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ۔۔۔۔۔۔ ۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی ۳

ناشر:۔ عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع:۔ کلیم الحسن نقوی انجمن پریس، کراچی

مقام اشاعت:۔ ۲۰/A سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ، کراچی

فہرست

خصائل نبوی ۔
حضرت شیخ الحدیثؒ ۲

افادات عارفی ۔
ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی ۔ ۴

ابتدائیہ ۔
عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔ ۵

ردِّ قادیانیت ۔
مولانا تاج محمد صاحب ۔ ۷

حیات عیسیٰؑ کے متعلق اہم تحقیق ۔
محمد الیاس صاحب ۔ ۱۱

آپ کے مسائل ۔
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۔ ۱۳

حیات عیسیٰؑ ۔
مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۔ ۲۲

قومی اخبارات کا مطالعہ ۔

شعبۂ کتابت

حافظ عبدالستار واحدی ٭ حافظ گلزار احمد

غلام یٰسین تبسم

افادات عارفی

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

دینی اداروں کے وجود سے اس دنیا کی بقا ہے

ملفوظات عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا:- ایک طرف زندقہ والحاد بے دینی کا بازار گرم ہے، بے حیائی، بے شرمی، بے غیرتی کا سیلاب آرہا ہے دوسری طرف دارالعلوم قائم ہیں اللہ اور اس کے رسول کا کلام پڑھایا جا رہا ہے۔ صوفیاء کرام کی مجالس قائم ہیں وہاں متوجہ الی اللہ ہونے کی ترکیبیں بتائی جا رہی ہیں چاہے وہ سو میں ایک دو سہی مگر دیکھنا یہ ہے کہ کام تو ہو رہا ہے۔ اس گندے ماحول میں اس طور پہ کام کا ہو جانا بڑی بات ہے، اگرچہ حلقہ اُن کا محدود ہے لیکن اس کام کا وجود تو ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام تو لیا جاتا ہے۔ اللہ کے رسول کا ذکر تو کیا جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دینی امور کا انہی اداروں کی برکات سے وجود تو ہے یہ ادارے اگرچہ سو میں ایک کی حیثیت رکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ انہی سے اس دنیا کی بقاء ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ مسلمان (چاہے جتنی بھی ان کی حالت ابتر ہو جائے)، مگر وہ صاحب ایمان ہیں ایمان اللہ تعالیٰ کی عطا ہے ہمارے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ فرمایا کہ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مومن دوزخ میں نہیں جائے گا کیونکہ حدیث شریف بھی ہے کہ جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نجات پا جائے گا۔ ایمان بڑھتا بھی ہے گھٹتا بھی ہے لہٰذا اس کی حفاظت ضروری ہے اور ضعیف ہونے کے بعد بد اثرات بھی آجاتے ہیں۔ جس اللہ نے اتنی بڑی دولت ایمان سے نوازا ہے۔ تو اس کی حفاظت کا سامان بھی بتلایا ہے فرمایا کہ چاہیے عمر بھر بھلا بے حیا سوز انسانیت سوز اعمال انسان سے صادر ہوتے رہیں۔ صرف ایک دفعہ رجوع الی اللہ کر کے کہے کہ یا اللہ میں نے یہ کیا کیا؟

میں نے تو اپنے آپ کو برباد کر دیا اور یوں کہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ یہ دعا تو واقعی آج کل کے ماحول کے مطابق اور گناہوں کو دور کرنے کے لئے تریاق اعظم ہے۔ اس طرح توبہ کرنے سے فسق و فجور کے سارے اثرات ختم ہوتے جاتے ہیں۔ آپ بار بار توبہ کرتے رہیں اور اس کا تکرار کرتے رہیں تو اس طرح سے ایمان میں قوت اور تازگی آتی رہے گی پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آپ کے ایمان میں اتنی قوت آ جائے گی کہ آپ میں گناہوں سے مدافعت کی قوت پیدا ہو جائے گی۔ آج اگر فواحشات سے بچنا مشکل ہے تو آہستہ آہستہ بچنے کا اہتمام ہو جائے گا۔ ہوتے ہوتے مدافعت سے مغایرت پیدا ہو جائے گی۔

آپ ایمان کی قوتیں بڑھاتے رہیئے۔ ایمان کو غذا دیتے رہیئے۔ رجوع الی اللہ، توبہ، استغفار توبہ استغفار سے ایمان میں قوت پیدا کرتے رہیے، جن گناہوں میں ہم اور آپ آج ملوث ہیں۔ رجوع الی اللہ کے ذریعہ کل ان سے مغایرت پیدا ہو جائے گی اور آگے بڑھتے رہیں تو ایمان اور اچھے اعمال سے طبعی مناسبت پیدا ہو جائے گی یہ ایمان کی خاصیت ہے کیونکہ ایمان کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔

ہفت روزہ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی من لا نبی بعدہ

مرزائیوں کو سعودی عرب جانے نہ دیا جائے

پاکستان پیرا میڈیکل اسٹاف ایسوسی ایشن کے سالانہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر صحت و سماجی بہبود ڈاکٹر نصیرالدین جوگیزئی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

پاکستان اور سعودی عرب کی حکومتوں کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحت ڈاکٹروں کے ساتھ نرسوں اور دیگر نیم طبی عملہ کو بھی سعودی عرب بھیجا جائے گا ---------- انہوں نے کہا کہ سعودی حکومت ، ایک پورا ہسپتال حکومت پاکستان کے ذمہ کرنے پر رضا مند ہو گئی ہے اور اس ہسپتال کا پورا عملہ پاکستانی ڈاکٹروں اور نیم طبی عملہ پر مشتمل ہو گا ۔ وفاقی وزیر صحت نے کہا کہ اگر پاکستانی ڈاکٹر اور نیم طبی عملہ سعودی عوام کو ان کے اطمینان کے مطابق طبی سہولتیں فراہم کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پاکستان کو اسی طرح کے انتظامات کے ساتھ دیگر سعودی ہسپتال بھی مل سکتے ہیں۔

(روز نامہ نوائے وقت کراچی ۵، فروری ۱۹۸۳ء)

گذشتہ نومبر ۱۹۸۲ء میں بھی سرکاری انتظام کے تحت چلنے والی اوور سیز ایمپلائمنٹ کارپوریشن کے مینجنگ ڈائریکٹر بریگیڈیئر افتخار گل کا بیان ہماری نظر سے گذرا جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ سعودی عرب کی ایک اہم وزارت کو پاکستان سے ایک ہزار افراد کو بھرتی کرنے کا معاہدہ ہو چکا ہے اور یہ بھی بتایا تھا کہ ان افراد کی روانگی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے ———— غالباً اب تک مذکورہ ایک ہزار افراد سعودی عرب کی اہم وزارت کے لئے روانہ ہو چکے ہوں گے ۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت خلیج اور دوسرے عرب ممالک اور خصوصاً سعودی عرب کو پاکستان ، افرادی قوت ..... مہیا کر رہا ہے وہاں پاکستانیوں کی مانگ بھی ہے اور یہ بات بھی ہمارے لئے باعث اطمینان ہے کہ ان افراد کے ذریعہ وطن کو بھاری تعداد میں زر مبادلہ مل رہا ہے جس سے ہماری معیشت مستحکم ہو رہی ہے لیکن حکومت اس بات کی ضمانت دے سکتی ہے کہ وہاں ان افراد کو جانے کی اجازت ہو گی جو صرف مسلمان ہوں ؟ کیا کوئی ایسا معقول بندوبست ہو سکتا ہے ؟

قادیانی امت کے افراد بھی سعودی عرب میں جانے کے لئے پر تول رہے ہیں بلکہ ہماری معلومات کے مطابق جدہ، طائف اور سعودی عرب کے دیگر شہروں میں بہت سے مرزائی ملازمتیں کر رہے ہیں ۔ ہم نے پہلے بھی اس مسئلے پر لکھا تھا ۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مذکورہ قادیانی ، سعودی عرب پہنچنے میں کس طرح کامیاب ہو گئے ؟ کیا ان قادیانیوں کو سعودی عرب

ابتدائیہ

بھیجنے کے لئے کوئی منظم کام ہو رہا ہے ؟

گزشتہ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں ایک روزنامہ اخبار " قارئین کی مشکلات اور مسائل " کے کالم میں نانا خان گوٹھ کراچی کے طبیب محمد مشتاق کا ایک مراسلہ شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ ایک سرکاری ادارے نے ایک قادیانی کو بطور سیکورٹی سپر وائزر بھجوا دیا۔ اور یہ بھی لکھا کہ مذکورہ قادیانی نے جانے سے قبل ڈنکے کی چوٹ اعلان کیا تھا کہ اب ہم مکہ اور مدینہ بھی جائیں گے اور حج بھی کریں گے۔

یہ بات ہم ذمہ داروں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو جان بوجھ کر پس پشت کیوں ڈالا گیا اور قرآن حکیم کے صریح حکم کی خلاف ورزی کی گئی ؟

ہمیں سب کچھ معلوم ہے کہ کس طرح سے ان قادیانیوں کو سعودی عرب بھیجا جا رہا ہے ؟ حکومت ان واقعات کا نوٹس کیوں نہیں لیتی ؟ اور اس کا تدارک کیوں نہیں کرتی۔ حرمین شریفین کی حفاظت سب مسلمانوں پر برابر کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سعودی عرب کی حکومت کا قادیانیوں کے سلسلے میں حکم موجود ہے کہ قادیانی وہاں داخل نہیں ہو سکتے۔

حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس بات کی پوری طرح نگرانی کرے کہ کوئی قادیانی سعودی عرب میں نہ جا سکے اور خصوصاً جو ڈاکٹروں کی ٹیم جانے والی ہے۔ اور وہ بھی سعودی حکومت کے ہسپتال کے لئے ان میں کوئی قادیانی ڈاکٹر یا نرس یا کوئی عملہ جانے نہ پائے یہ حکومت اہم ترین دینی اور قومی فریضہ ہے۔

قادیانیوں کے نزدیک مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کی اب کوئی حیثیت نہیں۔ وہ تو صرف اپنے خطرناک عزائم کی تکمیل کے لئے جانا چاہتے ہیں قادیانیوں کے دوسرے سربراہ مرزا بشیرالدین نے لکھا ہے کہ (نقل کفر کفر نباشد)

" قادیان تمام بستیوں کی اُمّ (ماں) ہے پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ پھر تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں " (حقیقۃ الرویا صفحہ ۴۶)

اس کے علاوہ مرزائیوں کا سالانہ جلسہ بھی ان کے نزدیک ایک قسم کا ظلی حج ہے۔ تو پھر دینی غیرت اور جمعیت کا تقاضا ہے کہ مرزائیوں کو سعودی عرب جانے نہ دیا جائے بلکہ ایسے تمام مرزائی جو وہاں پہنچ چکے ہیں ان کو واپس بلایا جائے۔

سندھ میں بھی پابندی لگایئے

ایک اخباری اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب نے مرزائیوں کے دو پمفلٹ وفات مسیح ، اور احمدیت کا پیغام اس اقدام پر مبارک باد کا پیغام دیتے ہیں لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت سندھ ابھی تک اس سلسلے میں خاموش ہے۔ جب کہ مرزائیوں کا مرکز ربوہ بھی پنجاب میں واقع ہے اور پنجاب میں مرزائیوں کی تعداد بھی سندھ کے نسبت زیادہ ہے۔

اس سے قبل بھی حکومت پنجاب شیر علی اور مرزا بشیرالدین کی تفاسیر پر پابندی لگا چکی ہے
ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر مرزائیوں کی تمام کتابوں پر پابندی لگائے

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا

(القرآن)

(مولانا تاج محمد مدرس قاسم العلوم فقیر والی)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سچے اور جھوٹے مدعیان الہام کی شناخت کا ایک عظیم الشان معیار یہ بھی بتایا ہے کہ اگر کوئی شخص مدعی الہام ہو اور اپنے کلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان کرتا ہو۔ مگر در اصل وہ جھوٹا ہو۔ تو ضروری ہے کہ اس کے اقوال میں بہت کچھ اختلاف پائے جائیں گے۔

متنبی قادیان مرزا غلام احمد بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔ "براہین احمدیہ" حصہ پنجم کے صفحہ ۱۱۲ پر لکھتے ہیں کہ "جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے" کتاب "ست بچن" کے صفحہ ۳۱ پر لکھتے ہیں کہ "ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق" چونکہ خود مرزا غلام احمد بھی مدعی نبوت ہیں۔ اور اپنے الہامات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتاتے ہیں۔ اس لئے صدق و کذب کو پرکھنے کی ایک آسان سی صورت یہ بھی ہے۔ کہ دیکھا جائے کہ آیا خود مرزا قادیانی کے کلام میں تناقض تو نہیں پایا جاتا؟ اگر ان کے کلام میں تناقض و تعارض پایا جاتا ہو تو قرآن کریم کے فیصلہ کے موجب مرزا جی اپنے دعویٰ الہام میں یقیناً جھوٹا ہے۔

مرزا غلام احمد کی کتابوں میں تناقضات کی اس قدر بھرمار ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ بطور نمونہ صرف چند مثالوں پر اکتفا کیا جاتی ہے۔ اور فیصلہ قارئین کرام کے شعور و انصاف پر چھوڑا جاتا ہے۔

(۱) مرزائے قادیانی اپنی کتاب "ازالہ اوہام" طبع اول صفحہ ۶۱۴ پر لکھتا ہے "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہیں۔ اور ختم کرنے والے نبیوں کے آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا" مرزا جی نے کتاب "ازالہ اوہام" ۱۸۹۱ء میں لکھی۔ لیکن اس کے گیارہ برس بعد شائع ہونے والی کتاب "دافع البلاء" مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۱۱ پر اس کے برعکس خود اپنے متعلق یوں بھی لکھا ہے "سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" مرزا قادیانی کے ان دو بیانوں میں سے ایک یقیناً غلط ہے۔

(۲) مرزا قادیانی "کشتی نوح" مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۵ پر لکھتا ہے.... کہ "اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے۔ اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئی ٹل جائے"۔ مگر اسی سال ۱۹۰۲ء میں ہی شائع ہونے والی کتاب "اعجاز احمدی" کے صفحہ ۱۴ پر اس کے برعکس یوں بھی لکھا ہے کہ: "ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں" مرزا جی کے ان دو متضاد بیانوں میں سے ایک یقیناً غلط ہے۔

(۳) مرزا قادیانی "ازالہ اوہام" حصہ اول میں لکھتا ہے کہ تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک

ہ عقیدہ معلوم ہوتا ہے ‘‘ لطف یہ کہ اسی کتاب کے حصہ اول
ں بھی لکھتا ہے ’’ واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے
ا کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں ‘‘ مرزا جی کے ان
ں بیانوں میں سے ایک یقیناً غلط ہے۔

۴ مرزائے قادیانی ’’ ازالہ اوہام ‘‘ طبع اول صفحہ ۸۱
پر لکھتا ہے کہ ’’ صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے
کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔ تو ان کا لباس
زرد رنگ کا ہوگا ‘‘ لیکن صرف تین برس بعد ’’ حمامۃ البشریٰ ‘‘
میں یوں بھی تحریر کیا ہے کہ ’’ بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم
کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے۔ لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں
پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا ‘‘

۵ مرزا قادیانی ’’ کتاب البریہ ‘‘ مطبوعہ ۱۸۹۷ء
صفحہ ۱۴۹ پر لکھتا ہے کہ ’’ بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم
اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک
فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن
شریف اور چند فارسی کی کتابیں مجھے پڑھائیں ‘‘ لیکن اس
کے برعکس اپنی کتاب ’’ ایام الصلح ‘‘ مطبوعہ ۱۸۹۹ء
کے صفحہ ۱۴۷ پر یوں بھی لکھا ہے کہ ’’ میں حلفاً کہہ سکتا
ہوں کہ میرا یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں
نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی
پڑھا ہو ‘‘

۶ ’’ ازالہ اوہام ‘‘ مطبوعہ ۱۸۹۱ء طبع اول صفحہ ۳۰۷
پر لکھتا ہے کہ ’’ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں
کا پرواز قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا ‘‘ لیکن اس
کے برعکس دو برس بعد ۱۸۹۳ء میں ’’ آئینہ کمالات اسلام ‘‘ کے
صفحہ ۶۸ پر یوں لکھتا ہے کہ ’’ حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود
معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے
پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں ‘‘ مرزا صاحب کے ان متضاد
بیانات میں سے ایک یقیناً غلط ہے۔

۷ براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴۹۸ پر
لکھتا ہے ’’ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق
لیظہرہ علی الدین کلہ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر
حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ
دیا گیا ہے۔ وہ غلبہ مسیح کے ذریعے ظہور میں آئے گا۔ اور جب
حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو
ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائیگا ‘‘
لیکن اس کے چھ برس بعد ’’ ازالہ اوہام ‘‘ مطبوعہ ۱۸۹۱ء
بار اول صفحہ ۱۴۲ پر لکھتا ہے کہ ’’ قرآن شریف قطعی طور پر
اپنی آیات بینات میں مسیح کے فوت ہو جانے کا قائل ہے ‘‘
’’ قرآن شریف قطعی طور پر اپنی آیات بینات میں مسیح کے
فوت ہو جانے کا قائل ہے ‘‘ ’’ قرآن شریف میں مسیح
ابن مریم کے دوبارہ آنے کا کہیں بھی ذکر نہیں ‘‘

۸ ’’ کرامات الصادقین ‘‘ مطبوعہ ۱۸۹۳ء صفحہ ۷
پر لکھا ہے کہ ’’ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز نہیں بدل
سکتا ‘‘ لیکن پندرہ برس بعد ۱۹۰۸ء میں شائع ہونیوالی
مرزا صاحب کی سب سے آخری کتاب ’’ چشمہ معرفت ‘‘
صفحہ ۹۶ پر اس کے خلاف یوں بھی لکھا ہے کہ ’’ خدا اپنے
خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بدل دیتا ہے ‘‘ مگر وہ بدلنا
بھی اس کے قانون میں ہی ہے۔

۹ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۴۰ پر لکھتا ہے
کہ ’’ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ ؑ کو کہے گا کہ کیا
تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود
ٹھہراؤ ‘‘ لیکن اس کے خلاف ’’ ازالہ اوہام ‘‘ حصہ دوم طبع
اول کے صفحہ ۶۰۸ پر لکھتا ہے کہ ’’ یہ سوال حضرت مسیح
سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا۔ قیامت
کے روز نہیں کیا جائے گا ‘‘

۱۰ ’’ چشمہ مسیحی ‘‘ کے صفحہ ۳۴ پر لکھا ہے کہ حضرت
مسیح تو وہ بے نفس انسان تھے۔ جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا
کہ کوئی ان کو نیک انسان کہے ‘‘ لیکن اس کے خلاف اپنی
کتاب ’’ ست بچن ‘‘ کے صفحہ ۱۷۲ پر یوں بھی لکھتا ہے
کہ ’’ یسوع اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا۔ کہ لوگ جانتے
تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چلن ‘‘

باقی صفحہ ۲۱ پر

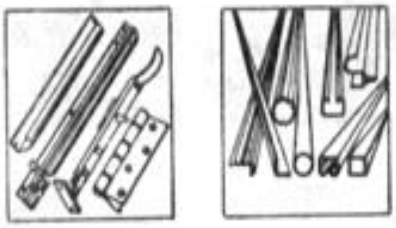

alcop المونیم کمپنی آف پاکستان (انڈسٹریز) لمیٹڈ
سیلز آفس : میریٹ روڈ ۔ کراچی ۲ ۔ فون : ۲۲۱۷۲۸ – ۲۲۴۸۸۵
ریجنل آفس : ۵ ۔ رحیم پلازہ ۔ ۱۱۲ ۔ مری روڈ ۔ راولپنڈی ۔ فون : ۶۴۹۲۱
Telex : 25713 ALCOP PK
AC-7-82
design

تار کا پتہ
شاہین کراچی

ٹیلیکس
۲۷۱۹

پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ

الحمد للہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں، جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں۔ کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں

فون: ۲۳۹۶۸۸، ۲۳۹۶۶۴

پاک شاہین
کنٹینر سروس لمیٹڈ

پلاٹ نمبر ۲۴/۲۷ ٹمبر پونڈ ○ کیماڑی کراچی

مقالہ

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اہم تحقیق

محمد الیاس

جیسا کہ ہمیں علم ہے
قادیانیوں کا شمار اقلیت میں کر دیا گیا ہے۔
لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ حقیقت معلوم کی جائے تاکہ قادیانیت کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر قادیانیوں پر یہ بات واضح ہو جائے کہ ان کا بنیادی ایمان ہی غلط ہے۔ تو اس مذہب سے خود ہی کنارہ کشی اختیار کریں گے اور یوں قادیانیت کا نام و نشان ہی مٹ جائے گا۔ آیئے اس سلسلے میں مرزا صاحب کے امام مہدی ہونے کے دعویٰ کے بارے میں غور کریں۔ اگر ان کا یہ دعویٰ غلط ثابت ہو گیا تو پھر اور دعووں کے صحیح ہونے کی گنجائش ہی نہیں اس لئے کہ اگر وہ اپنے آپ کو امام مہدی کی حیثیت سے ثابت کرنے میں ناکام ہو جائیں تو مسیحیت اور نبوت کی عمارت خود بخود گر جائے گی۔ کیونکہ بقول مرزا امام اور حضرت مسیح ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔

جب مرزا صاحب نے اپنے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو لوگوں نے مرزا سے حضرت عیسیٰ ؑ کے بارے میں دریافت کیا کیونکہ مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدی دنیا میں ایک ساتھ کام کریں گے۔ مرزا صاحب نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں دوبارہ نہیں آئیں گے۔ اس لئے کہ وہ حقیقی موت مرے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کو قرآن شریف اور حدیث شریف کی تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اسی جسدِ عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا تھا جب کہ یہودیوں نے انہیں اپنے خیال سے سولی پر چڑھا دیا تھا۔ اسلئے مرزا صاحب کو تقریر و تحریر میں خاصا وقت صرف کرنا پڑتا کہ لوگوں کے دل و دماغ بدل جائیں انہوں نے جو کہانی پیش کی وہ یوں ہے کہ

حضرت عیسیٰ ؑ جب ۳۳ برس کے تھے تو یہودیوں نے انہیں قید کر کے صلیب پر لٹکا دیا وہاں حضرت عیسیٰ ؑ بیہوش ہو گئے اور یہودیوں نے یہ سمجھ کر کہ وہ انتقال کر گئے۔ دفن کر دیا تین دن کے بعد حضرت عیسیٰؑ کو جب ہوش آیا تو وہ اپنی قبر سے نکلے اور خفیہ طور پر کشمیر روانہ ہو گئے اور جہاں وہ ۸۷ سال کی گمنام زندگی بسر کرنے کے بعد ۱۲۰ سال کی عمر یعنی سنہ ۱۲۰ء میں انتقال فرما گئے اور مرزا صاحب کے قول کے مطابق حضرت عیسیٰ ؑ کا مزار کشمیر کے شہر سری نگر محلہ خانیار میں ہے۔ اس من گھڑت کہانی کو ثابت کرنے کے لئے مرزا صاحب نے بزعم خود قرآن کا حوالہ بھی دیا تاکہ حضرت عیسیٰ ؑ کی موت ثابت ہو جائے اور ان کا امام مہدی کا دعویٰ سچ ہو جائے۔ کیونکہ قادیانیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ ؑ کی موت اتنی ہی ضروری ہے جتنا کہ اندھیرا دور کرنے کے لئے روشنی۔

اس سلسلے میں وہ قرآن کی سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۱۱۷ کا حوالہ دیتے ہیں ان کے عقیدے کے مطابق ان آیات سے حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت ہوتی ہے اور وہ اپنے مخالفوں کو اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اُن کے (قادیانیوں کے) نئے ترجموں کو غلط ثابت کریں مرزا صاحب نے اس آیت کا مطلب کسطرح لیا وہ ذیل میں دیئے گئے ان کی تحریر سے دیکھا جا سکتا ہے۔

" قرآن شریف صاف کہتا ہے کہ مسیح وفات پا کر آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ لہٰذا اس کا نزول بروزی ہے نہ کہ حقیقی۔ اور آیت فلمّا توفّیتنی میں صریح ظاہر کیا گیا ہے کہ واقعہ وفات حضرت عیسیٰؑ وقوع میں آگیا۔ کیونکہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات کے بعد بگڑیں گے نہ کہ ان کی زندگی میں۔ پس اگر فرض کر لیں کہ اب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے تو ماننا پڑے گا کہ عیسائی بھی اب تک نہیں بگڑے۔ اور یہ صریح باطل ہے۔ بلکہ آیت

مقالہ

تو بتلاتی ہے کہ عیسائی صرف مسیح کی زندگی تک حق پر قائم رہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حواریوں کے عہد میں ہی خرابی شروع ہو گئی تھی۔ اگر حواریوں کا زمانہ بھی ایسا ہوتا کہ اس زمانہ میں بھی عیسائی حق پر قائم ہوتے تو خدا تعالیٰ اس آیت میں صرف مسیح کی زندگی کی قید نہ لگاتا بلکہ حواریوں کی زندگی کی بھی قید لگا دیتا۔ پس اس جگہ سے ایک نہایت عمدہ نکتہ عیسائیت کے زمانہ فساد کا معلوم اور وہ یہ کہ درحقیقت حواریوں کے زمانہ میں ہی عیسائی مذہب میں شرک کی تخم ریزی ہو گئی تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۳۰)

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اس آیت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ کی موت کے بعد ان کی پرستش شروع کی اگر حضرت عیسیٰؑ وفات نہیں پاتے تو ظاہر ہے کہ حواری ان کی پرستش نہیں کرتے اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے مرنے کے بعد ہی حواریوں نے ان کی پرستش کی اور کیونکہ پرستش ہو رہی ہے اور حضرت عیسیٰؑ کی موت کو اس واقعہ سے قبل آنا تھا لہٰذا ان کی پرستش خود ان کی موت کی ایک دلیل ہے مرزا صاحب کی نظر میں ان کی یہ دلیل مکمل اور جامع ہے۔

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے اپنی ایک دوسری کتاب میں کہا ہے کہ سینٹ پولوس نے حواریوں کو حضرت عیسیٰؑ کی پرستش سکھائی جیسا کہ ان کی تحریر سے ظاہر ہے۔

"اس تعلیم کا حضرت مسیح علیہ السلام سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ اور نہ ہی اصل اناجیل سے اس کا کچھ نشان ملتا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب "چشمہ مسیحی" میں تحریر کرتے ہیں:-

"یہ مذہب جو عیسائی مذہب کے نام سے شہرت دیا جاتا ہے۔ وہ اصل پولوسی مذہب ہے نہ کہ مسیحی...... اس مذہب میں تمام خرابیاں پولوس سے پیدا ہوئیں۔ حضرت مسیح تو وہ بے نفس تھے۔ جنہوں نے یہ بھی نہ چاہا کہ ان کو کوئی نیک انسان کہے۔ مگر پولوس نے ان کو خدا بنا دیا"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۳۴)

اگر مرزا صاحب کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ حواریوں کو حضرت عیسیٰؑ کی پرستش کی تعلیم سینٹ پولوس نے دی تو خود مرزا صاحب کے کہنے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کا انتقال ۱۲۰ء میں ہوا جب کہ پولوس کا انتقال ۶۵ء میں ہوا تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ کی پرستش ان کی وفات سے ۵۵ سال قبل ہی شروع کر دی تھی تو مرزا صاحب نے قرآن شریف کا جو ترجمہ کیا وہ اور جو کہانی انہوں نے کہی ہے اس میں نمایاں تضاد ہے اگر مرزا صاحب نے قرآن کا ترجمہ صحیح کیا ہے تو پھر یہ کہانی غلط اور اگر کہانی صحیح ہے تو پھر قرآن شریف کا ترجمہ غلط کیا ہے۔

اگر کوئی شخص نبی ہونے یا امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کا دعویٰ واضح طور پر غلط ثابت ہو جائے تو پھر اس شخص کی دوسری باتوں کو کسطرح سچ مانا جا سکتا ہے کہ آیا وہ سچ ہوں گی کہ نہیں۔

اس کے علاوہ جو دوسری دلیل مرزا صاحب اپنے امام مہدی ہونے کی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد حواریوں کی دیکھ بھال کی مرزا صاحب کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے ۳۳ سال کی عمر میں فلسطین سے خفیہ ہجرت کی اور ۸۷ سال تک کشمیر میں تبلیغ کرتے رہے اور ۱۲۰ سال کی عمر میں کشمیر میں ہی انتقال فرمایا۔ اس دوران میں انہوں نے فلسطین میں اپنے حواریوں سے کسی قسم کا رابطہ قائم کیا اور نہ ہی ان کے حواریوں کو ان کی خفیہ ہجرت کا علم ہوا تو اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی نگرانی یا دیکھ بھال ان کے انتقال کے بعد نہیں بلکہ ان کی فلسطین سے خفیہ ہجرت کے بعد کی۔ یہ واقعہ بھی مرزا صاحب کی کہانی اور قرآن کے درمیان جامع تضاد ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو اس سے ان کا دعویٰ غلط ہو جاتا ہے لہٰذا انہوں نے اپنے آپ کو سچا ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسیٰؑ کو حقیقی موت دے دی۔

اب میں قادیانی حضرات کو اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ اوپر دی گئی بحث کو غور سے پڑھیں اور حقیقت کو تسلیم کر لیں۔

الافتاء

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

لالہ رُخ واہ کینٹ

۳۱ جنوری ۱۹۸۳ء

مکرمی و محترمی مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

ملتان سے آپ کا ایڈریس منگوایا۔ اس سے قبل بھی میں نے آپ کو خط لکھے تھے شاید آپ کو یاد ہو مگر اب آپ کا ایڈریس بھول جانے کی وجہ سے ملتان سے منگوانا پڑا۔ عرض ہے کہ میں ایف ایس سی (میڈیکل) کر لینے کے بعد آج کل فارغ ہوں۔ میڈیکل کالج میں ایڈمشن میں ابھی کافی دیر ہے۔ اس لئے میں جی بھر کر مطالعہ کر رہا ہوں۔ مجھے شروع ہی سے مذہب سے لگاؤ ہے۔ ایک دوست (جو کہ احمدی ہے) نے مجھے اپنے لٹریچر سے چند رسائل دیئے وہ میں نے پڑھے۔ مولانا مودودی مرحوم کے رسائل "ختم نبوت" اور "قادیانی مسئلہ" بھی پڑھے اور احمدیوں کی طرف سے اُن کے جوابات بھی۔ مولانا کے دلائل و شواہد کمزور دیکھ کر بڑی پریشانی ہوئی۔ آپ کا پمفلٹ "شناخت" بھی پڑھا مگر اس کا جواب نہیں ملا۔ البتہ آج کل قاضی محمد نذیر صاحب کی کتاب "تفسیر خاتم النبیین" پڑھ رہا ہوں جو آپ کی طرف سے شائع کردہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر کا جواب ہے۔ جس میں آپ نے مولانا محمد انور شاہ صاحب کے فارسی مضمون کا ترجمہ و تشریح کی ہے۔ اصل کتاب میں نہیں پڑھ سکا اس لئے جواب کے استحکام کو محسوس کرنا قدرتی امر ہے۔ بہرحال احمدی لٹریچر پڑھ کر میں یہ سمجھ سکا ہوں کہ ہمارے علماء کوئی ایسی بات پیش نہیں کرتے جس سے احمدی لاجواب ہو جائیں۔ وہ ہر ایک بات کا مدلل جواب دیتے ہیں۔ وہ مشائخ کی عبارت مل کر ثابت کرتے ہیں کہ ان کا نظریہ رہا ہے جو ان مشائخ عظام کا تھا اس بات سے بڑی الجھن ہوتی ہے۔ کیا ہم ان شواہد کو جھٹلا سکتے ہیں۔ آخر ایسی باتیں لکھنے کا کیا فائدہ ہے جن کا مدلل جواب دیا جا سکتا ہے۔ آخر ایسی باتیں کیوں نہیں لکھی جاتیں جن سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ پھر کسی کو دودھ میں پانی ڈالنے کی جسارت نہ ہو۔ اگر ہم سچے ہیں تو ہماری سچائی مشکوک کیوں ہو جاتی ہے!

جواب کا انتظار رہے گا۔

احقر عبدالقدوس ہاشمی۔
پی ۲۰۵ لالہ رُخ۔ واہ کینٹ

جواب

اس ناکارہ نے قادیانیوں کی کتابیں بھی پڑھی ہیں اور قادیانیوں سے زبانی اور تحریری گفتگو کا موقعہ بھی بہت آتا رہا ہے، قادیانی غلط بیانی اور غلط بحث کر کے ناواقفوں کو دھوکا دیتے ہیں،

ہمارے اور ان کے بنیادی مسئلے دو ہیں۔ ایک ختم نبوت۔ دوسرا حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ یہ دونوں مسئلے ایسے قطعی ہیں کہ بزرگانِ سلف میں ان میں کبھی اختلاف نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے منکر کو قطعی کافر اور خارج از اسلام قرار دیا گیا ہے۔ قادیانی صاحبان اپنا سِکہ چلانے کے لئے اکابر کے کلام میں سے ایک آدھ جملہ جو کسی اور سیاق میں ہوتا ہے۔ نقل کر لیتے ہیں۔ کبھی کسی نے غلطی سے کسی بزرگ کا قول غلط نقل کر دیا اسی کو اڑا لیتے ہیں، ان کے ناواقف قاری یہ سمجھ کر جن بزرگوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہ بھی قادیانیوں کے ہم عقیدہ تھے۔

دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں اسکی صرف ایک مثال پر اکتفا کرتا ہوں، آپ نے بھی پڑھا ہوگا کہ قادیانی، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ کی کتاب "تحذیر الناس" کا حوالہ دیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آسکتا ہے۔ اور یہ کہ یہ امر خاتم النبیین کے منافی نہیں۔ حالانکہ حضرت رحمہ کی تحریر اسی کتاب میں موجود ہے کہ جو شخص خاتمیتِ زمانی کا قائل نہ ہو وہ کافر ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو خاتمیت زمانی ظاہر ہے، ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحاتِ نبوی ..... "مثل انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی الا انہ لا نبی بعدی" اوکما قال جو بظاہر بطرزِ مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجۂ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہوگیا۔ گو الفاظِ مذکور بسندِ متواتر منقول نہ ہوں۔ سو یہ عدم تواترِ الفاظ، باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواترِ اعدادِ رکعاتِ فرائض و وتر وغیرہ۔ باوجودیکہ الفاظِ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔ جیسا اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔"

تحذیر الناس طبع جدید صفحہ ۱۸
طبع قدیم صفحہ ۱۰

اس عبارت میں صراحت فرمائی گئی ہے کہ:

الف:- خاتمیتِ زمانی، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا۔ آیت خاتم النبیین سے ثابت ہے۔

ب:- اس پر تصریحات نبویؐ متواتر موجود ہیں۔ اور یہ تواتر رکعاتِ نماز کے تواتر کی مثل ہے۔

ج:- اس پر امت کا اجماع ہے۔

د:- اس کا منکر اسی طرح کافر ہے۔ جس طرح ظہر کی چار رکعت فرض کا منکر۔

اور پھر اسی تحذیر الناس میں ہے:-

"درحالے اگر بطور اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور مرتبی سے عام لے لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہوگا۔ پر ایک مراد ہو تو شایانِ شانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم خاتمیت مرتبی ہے نہ زمانی۔ اور مجھ سے پوچھئے تو میرے خیال ناقص میں تو وہ بات ہے کہ سامع منصف انشاء اللہ انکار ہی نہ کر سکے۔ سو وہ یہ ہے کہ:"

(طبع قدیم صفحہ ۹ طبع جدید صفحہ ۱۵)

اس کے بعد یہ تحقیق فرمائی ہے کہ لفظ خاتم النبیین سے خاتمیت مرتبی بھی ثابت ہے۔ اور خاتمیت زمانی بھی۔ اور "مناظرہ عجیبہ" میں جو اسی تحذیر الناس کا تتمہ ہے ایک جگہ فرماتے ہیں:

مولانا! حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔ اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مسلم ہے کہ آپ اوّل المخلوقات ہیں ....."

(صفحہ ۹ طبع جدید)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:-

"البتہ وجوہ معروضہ مکتوب تحذیر الناس تولّدِ جسمانی کی تاخر زمانی کے خواستگار ہیں۔ اس لئے کہ ظہورِ تاخرِ زمانی کے سوا تاخرِ تولدِ جسمانی اور کوئی صورت نہیں۔" (صفحہ ۱۰)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:-

"اور اگر مخالفتِ جمہور اس کا نام ہے کہ مسلماتِ جمہور باطل اور غلط اور غیر صحیح اور خلاف سمجھی جائیں۔ تو آپ ہی فرمائیں کہ تاخرِ زمانی اور خاتمیتِ عصرِ نبوت کو میں نے کب باطل کیا؟ اور کہاں باطل کیا!

مولانا! میں نے خاتم کے وہی معنی رکھے جو اہل لغت سے منقول ہیں اور اہل زبان میں مشہور کیونکہ تقدم و تاخر مثل حیوانی، انواعِ مختلفہ

پر بطور حقیقت بولا جاتا ہے ، ہاں ! تقدم و تاخر فقط تقدم و تاخر زمانی ہی میں منحصر ہوتا تو پھر در صورت ارادۂ خاتمیتِ ذاتی و مرتبی البتہ تحریف معنوی ہو جاتی ۔ پھر اس کو آپ تفسیر بالرائے کہتے تو بجا تھا ۔" (صفحہ ۵۲)

مولانا ! خاتمیتِ زمانی کی میں نے تو توجیہ کی ہے تغلیط نہیں کی ۔ مگر ہاں آپ گوشۂ عنایت و توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں ۔ اخبار بالعلۃ مکذب اخبار بالمعلول نہیں ہوتا ، بلکہ اس کا مصدق اور مؤید ہوتا ہے ۔ اوروں نے فقط خاتمیت زمانی اگر بیان کی تھی تو میں نے اس کی علت یعنی خاتمیت مرتبی کو ذکر اور شروع تقریر ہی میں ابتدائے مرتبی کا بہ نسبت خاتمیت زمانی ذکر کر دیا ۔" (صفحہ ۵۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں :-

" مولانا ! معنی مقبولِ خدام والا مقام ..... مختارِ احقر سے باطل نہیں ہوتے ، ثابت ہوتے ہیں ۔ اس صورت میں بمقابلہ " قضایا قیاساتہا معہا " اگر منجملہ " قیاسات قضایا ہا معہا " معنی مختار احقر کو کہیے تو بجا ہے ۔ بلکہ اس سے بڑھ لیجئے ، صفحہ نہم کی سطر دہم سے لے کر صفحہ یاز دہم کی سطر ہفتم تک ، وہ تقریر لکھی ہے جس سے خاتمیتِ زمانی اور خاتمیتِ مکانی اور خاتمیت مرتبی تینوں بدلالت مطابقی ثابت ہو جائیں ۔ اور اسی تقریر کو اپنا مختار قرار دیا ہے ، چنانچہ شروع تقریر سے واضح ہے ۔ سو پہلی صورت میں تو تاخر زمانی بدلالت التزامی ثابت ہوتا ہے ۔ اور دلالت التزامی اگر دربارہ توجہ الی المطلوب ، مطابقی سے کمتر ہو مگر دلالت ثبوت اور دل نشینی میں مدلول التزامی مدلول مطابقی سے زیادہ ہوتا ہے ۔ اس لئے کہ کسی چیز کی خبر تحقق اس کے برابر نہیں ہو سکتی کہ اس کی وجہ اور علت بھی بیان کی جائے ......"

حاصل مطلب یہ کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کو انکار نہیں ۔ بلکہ یوں کہیے کہ منکروں کے لئے گنجائش انکار نہ چھوڑی ۔ افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے ... " (صفحہ ۱۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں :-

" اپنا دین و ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں ۔ جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں ۔"

(صفحہ ۱۴۴)

حضرت نانوتوی رح کی یہ تمام تصریحات اسی تحذیر الناس اور اس کے تتمہ میں موجود ہیں ۔ لیکن قادیانیوں کے عقل و انصاف اور دیانت و امانت کی داد دیجئے کہ وہ حضرت نانوتوی رح کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی نہیں ۔ بلکہ آپ کے بعد بھی نبی آ سکتے ہیں ۔ جب کہ حضرت نانوتوی رح اس اتکا کو بھی کفر قرار دیتے ہیں ۔ اور ہر شخص ختم نبوت میں ذرا بھی تامل کرے اسے کافر سمجھتے ہیں ۔

اس ناکارہ نے جب مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا تو شروع شروع میں خیال تھا کہ ان کے عقائد خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں مگر کسی کا حوالہ دیں گے تو وہ توصیح ہی دینگے ۔ لیکن یہ حسن ظن زیادہ دیر قائم نہیں رہا ۔ حوالوں میں غلط بیانی اور کثر بیونت سے کام لینا مرزا صاحب کی خاص عادت تھی ۔ اور یہی وراثت انکی امت کو پہنچی ہے ۔ اس عریضہ میں میں نے صرف حضرت نانوتوی رح کے بارے میں ان کی غلط بیانی ذکر کی ہے ۔ ورنہ وہ جتنے اکابر کے حوالے دیتے ہیں سب میں ان کا یہی حال ہے ۔ اور ہونا بھی چاہیئے ۔ جھوٹی نبوت جھوٹ ہی کے سہارے چل سکتی ہے ۔ حق تعالیٰ شانہٗ عقل و ایمان سے کسی کو محروم نہ فرمائیں ۔

فقط والسّلام
محمد یوسف

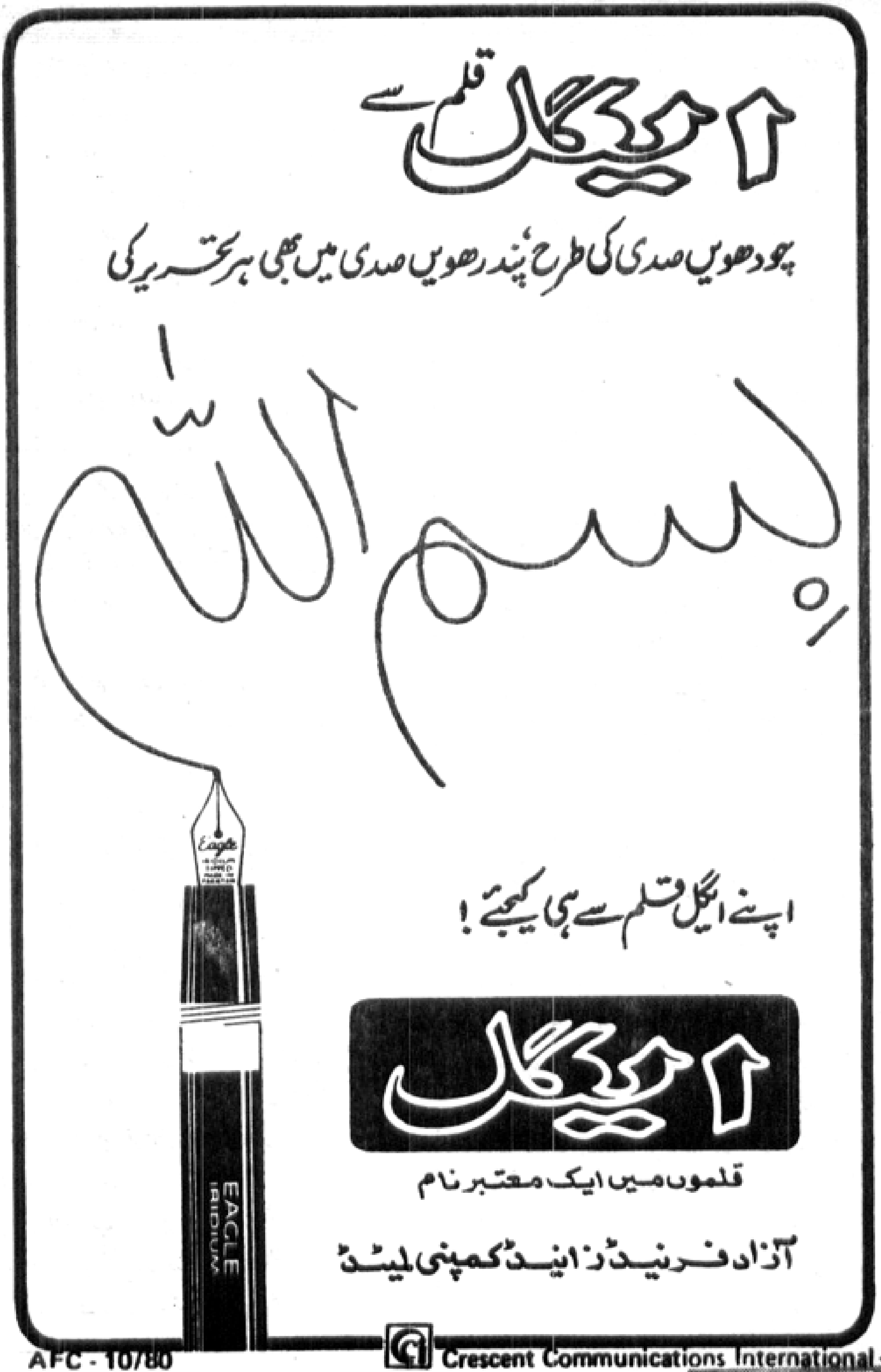
ایگل قلم سے
چودھویں صدی کی طرح پندرھویں صدی میں بھی ہر تحریر کی
بسم اللہ
اپنے ایگل قلم سے ہی کیجئے!
ایگل
قلموں میں ایک معتبر نام
آزاد فرینڈز اینڈ کمپنی لمیٹڈ
EAGLE
IRIDIUM
AFC - 10/80
Crescent Communications International

سلسلہ
حیات عیسیٰ علیہ السلام امت کا اجماعی عقیدہ ہے

رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام

کے بارے میں آٹھویں صدی کے اکابرین امت کا عقیدہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

علامہ خازن کا عقیدہ

شیخ علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الصوفی الشافعیؒ معروف بہ "خازن" (م ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر "لباب معانی التنزیل" میں جو تفسیر خازن کے نام سے مشہور ہے۔ آیت کریمہ "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" الخ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

وقد ثبت فی الحدیث ان عیسٰی سینزل و یقتل الدجال (ص ۵۰۶، ج ۱)

"اور حدیث سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے"

اور سورۃ النساء کی آیت "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم" کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

فاخذ ذلک الرجل وقتل وصلب۔ ورفع اللّٰہ عز وجل الی السماء۔ (ص ۲۰۱) (ج ۲)

وہ شخص جس پر عیسیٰ علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی پکڑا گیا اور قتل کیا گیا اور سولی دیا گیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔

اور آیت کریمہ "وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

وذھب جماعۃ من اھل التفسیر الی ان الضمیر یرجع الی عیسٰی علیہ السلام وھو روایۃ عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما ایضاً۔

اور اہل تفسیر کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹتی ہے۔ اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے

والمعنی وما من احد من اھل الکتاب الا لیؤمنن بعیسٰی قبل موت عیسٰی وذلک عند نزولہ من السماء فی اٰخر الزمان فلا یبقی احد من اھل الکتابین الا اٰمن بعیسٰی حتی تکون الملۃ واحدۃ، وھی ملۃ الاسلام قال عطاء اذا نزل عیسٰی الی الارض لا یبقی یھودی ولا نصرانی ولا احد یعبد غیر اللّٰہ الا اٰمن بعیسٰی وانہ عبد اللّٰہ وکلمتہ ویدل علی صحۃ القول ما روی عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک فرد بھی ایسا نہ ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔ اور یہ واقعہ آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے وقت ہوگا۔ اس وقت جس قدر اہل کتاب ہوں گے وہ سب عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے یہاں تک کہ ایک ہی ملت رہ جائے گی۔ اور وہ ملت اسلام ہوگی۔ امام عطاءؒ فرماتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، تب کوئی یہودی کوئی نصرانی اور کوئی غیر اللہ کا پجاری نہیں بچے گا جو عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لے آئے، اور یہ کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے ہیں اور اس قول کے صحیح ہونے کی دلیل وہ حدیث ہے، جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

(یہاں صحیحین کی دو حدیثیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

ففی ھذا الحدیث دلیل علی ان عیسٰی ینزل فی آخر الزمان فی ھذہ الامۃ یحکم بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
(ج ۲ ص ۲۰۳، ۲۰۴)

"پس اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ عیسٰی علیہ السلام آخری زمانہ میں اس امت میں نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق حکومت کریں گے۔"

اور سورۃ المائدہ کی آیت فلما توفیتنی الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

یعنی فلما رفعتنی الی السماء فالمراد بہ وفاۃ الرفع لا الموت
(ج ص ۷۷، ۳)

یعنی جب آپ نے مجھے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ پس توفی سے مراد آسمان پر اٹھا کر پورا پورا وصول کرنا ہے۔ موت مراد نہیں۔

اور سورۃ الاحزاب کی آیت "وخاتم النبیین" کے تحت لکھتے ہیں:۔

فان قلت قد صح ان عیسٰی علیہ السلام ینزل فی اٰخر الزمان بعدہٗ وھو نبی۔ قلت ان عیسٰی ممن نبیٔ قبلہ وحین ینزل فی اٰخر الزمان ینزل عاملاً بشریعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومصلیا الی قبلتہ کانہ بعض امتہ۔
(ج ۵،
(ص ۱۲۳)

اگر کہو کہ عیسٰی علیہ السلام آخری زمانہ میں آپؐ کے بعد نازل ہوں گے۔ اور وہ نبی ہیں۔ جواب یہ ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کو نبوت آپ سے پہلے مل چکی ہے (اس لیے حصول نبوت میں آپ ہی آخری نبی ہوئے) اور جب وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ آپ کے قبلہ کی طرف منہ کریں گے۔ گویا آپ ہی کی امت کے ایک فرد ہوں گے۔

اور سورہ الزخرف کی آیت کریمہ "وانہ لعلم للساعۃ" کے تحت لکھتے ہیں:۔

یعنی نزولہ من اشراط الساعۃ۔ یعلم بہ قربہا
(ج۔ ۵)
(ص ۴۳۹)

یعنی عیسٰی علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا قیامت کی علامات میں سے ہے جس سے قیامت کا قریب ہونا معلوم ہوگا

شیخ ولی الدین صاحب مشکوٰۃ کا عقیدہ

شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ بن محمد الخطیب التبریزی الشافعی نے اپنی (م ۷۴۹ھ) شہرہ آفاق کتاب "مشکوٰۃ المصابیح" میں (جس کی تالیف سے وہ ۷۳۷ھ میں فارغ ہوئے تھے) علامات قیامت کے ضمن میں "ذکر دجال" اور "نزول عیسٰی علیہ السلام" کا الگ الگ باب باندھا ہے۔ اور ان کے تحت خروج دجال اور نزول عیسٰی علیہ السلام کی احادیث درج کی ہیں۔ (صفحات ۴۷۲ تا ۴۸۱)

علامہ طیبی کا عقیدہ

مشکوٰۃ شریف میں "باب نزول عیسٰی علیہ السلام" کے تحت سب سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم کے حوالے سے درج کی گئی ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلفاً نزول عیسٰی علیہ السلام کی خبر دی ہے۔ اور اس کی تائید کے لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی آیت ۱۵۹ " وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ الخ" تلاوت فرمائی۔

صاحب مشکوٰۃ کے استاد اور مشکوٰۃ شریف کے اولین شارح الشیخ العلامہ شرف الدین حسین بن عبداللہ بن محمد الطیبی الشافعی (م ۷۴۳ھ) سے علامہ علی القاری "مرقاۃ المفاتیح" میں نقل کرتے ہیں:۔

قال الطیبی رحمۃ اللہ استدل بالایۃ علی نزول عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی آخر الزمان مصداقا للحدیث وتحریرہ ان الضمیرین فی بہ وقبل موتہ لعیسٰی علیہ السلام والمعنٰی

علامہ طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کی تصدیق کے لیے آیت کریمہ سے آخری زمانے میں عیسٰی علیہ السلام کے نزول پر استدلال کیا ہے۔ تقریر اس کی یہ ہے کہ "بہٖ" اور "موتہٖ" کی دونوں ضمیریں عیسٰی علیہ

باقی صفحہ ۲۱ پر

اپیل

بسم اللہ الرحمان الرحیم

بخدمت جناب

ربوہ کے پہاڑ پر کام کرنے والے مزدوروں کی حکومت سے اپیل

السلام علیکم

جناب عالی

سائلان حکومت پاکستان محکمہ معدنیات ربوہ کی پہاڑیوں پر پتھر کوٹ کر اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے ساتھ ساتھ حکومت پاکستان کو کروڑہا روپے کی مدد کر دیتے ہیں قادیانی جماعت کافی عرصہ سے ہم مزدوروں کے خلاف روز مرہ طرح طرح کے غلط حربے استعمال کر رہی ہے۔ تاکہ مزدور پہاڑیاں چھوڑ کر اس علاقہ سے بھاگ جائیں۔ اور گورنمنٹ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچے۔

(۱) **جناب عالی:۔** سائلان غریب الدیار ہیں۔ قادیانی آئے دن ہمارے خلاف درخواست بازی کر کے طرح طرح کی سازشوں میں ہمیں پھنسانا چاہتے ہیں۔

(۲) **جناب عالی:۔** محکمہ معدنیات سرگودھا کے دفتر میں قادیانی آفیسرز موجود ہیں۔ جن کے تعاون سے قادیانیوں نے کئی پہاڑیوں کے حصوں کو ریڈ ایریا قرار دلوا چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہزاروں مزدور بے روزگار ہو چکے ہیں۔

(۳) **جناب عالی:۔** اب قادیانیوں نے ہم مزدوروں کے مکانات گروانے کے لئے ایک سازش کی ہے۔ اور قادیانی اہلکاروں کو مرزا طاہر احمد قادیانی نے حکم دیا ہے۔ ان مزدوروں کے مکانوں کے ساتھ اپنے مکان بناؤ تاکہ یا تو وہ حکومت آبادی کی وجہ سے پہاڑوں کو ریڈ ایریا قرار دیدیگی یا مزدوروں کے مکان گرائے گی تو دونوں طرح سے ہم ہی کامیاب ہو جائیں گے۔

(۴) **جناب عالی:۔** اب قادیانیوں نے ہمیں دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں۔ اور ہمارے بال بچوں کو پریشان کرنا شروع کر دیا ہے۔ قادیانیوں کی سازش کے ذریعے ہمارے مکانات کو گروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاکہ مزدور پہاڑیوں کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ اور حکومت پاکستان کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو۔ قادیانیوں سے ہم تمام مزدوروں کو جانی و مالی خطرہ ہے۔

(۵) **جناب عالی:۔** ہمارے خلاف ہر قسم کے اوچھے ہتھکنڈے استعمال کر کے ہمارے بال بچوں کو غنڈوں کے ذریعے پریشان کیا جا رہا ہے۔ راتوں کو ہمارے مکانوں کے باہر غلط آوازیں کسی جاتی ہیں۔ اور دن کو ہم جب مزدور پہاڑیوں پر کام کرنے چلے جاتے ہیں۔ تو ہمارے گھروں میں عورتیں اور غنڈے بھیج کر بچوں اور عورتوں کو ہراساں کیا جاتا ہے۔

لہٰذا مہربانی فرما کر ہم مزدوروں کو جانی و مالی تحفظ دیا جائے اور قادیانیوں کے ناپاک عزائم سے ہمیں بچا کر ہمارے کاروبار کا تحفظ کیا جائے۔ ریڈ ایریا شدہ پہاڑیوں کے حصوں کو دوبارہ چلانے کا حکم فرمایا جائے اور ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے..........

سرکولیشن مینیجر

مولانا ضیاء الدین آزاد

مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

تبلیغی و تنظیمی دورہ پر ہیں اراکین و متعلقین حضرات تعاون فرمائیں

چشتی کے قلم سے

نقد و نظر

نام کتاب :- ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں۔
ناشر :- محمد نور الامین داخوان۔
مؤلف :- مولانا نظام الدین شامزئی۔
ملنے کا پتہ :- محمد یٰسین اے، ۹۵۸ بلاک ایچ نارتھ ناظم آباد کراچی۔

آج کل کے اس پر فتن دور میں جہاں ہر طرف اعمال کی کمی نظر آتی ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر قابل تشویش بات یہ ہے۔ کہ ہمارے بہت سے بھائی بہت سے ایسے عقائد سے بالکل بے خبر ہیں، جنہیں اجماعی اور متفقہ حیثیت حاصل ہے۔ مثلاً رفع و نزول عیسیٰؑ کا عقیدہ، حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ ختم نبوت کا عقیدہ۔ اس قسم کے اور بھی بہت سے عقائد ہیں۔ جن کی اہمیت کو ایک خاص منصوبے کے تحت ہماری نئی نسل کے ذہن سے مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے نکالنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ظہور مہدی کا عقیدہ بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اس صورت حال میں ہمارے علماء پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ اس قسم کے عقائد کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی کوشش کریں۔ خطباء اپنی زبان سے اور اہل قلم اپنے قلم کے ذریعے اس قسم کے عقائد کو منظر عام پر لانے کی بھرپور جد وجہد کریں۔ اور اس مخصوص طبقہ کے تمام تر کوششوں کو ناکام بنائیں۔ جو اس انداز سے ہماری نئی نسل کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے۔ ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق میں اکثر خام خیال حضرات سے کئی بار یہ سن چکا ہوں۔ کہ یہ عقائد دراصل کئی خرابیوں کی جڑ ہیں۔ انہی کی وجہ سے آج تک کئی بے وقوفوں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہاں تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح —— اور مہدی —— دونوں کا بیک وقت دعویٰ کرلیا۔ اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ کہ مسیح —— اور مہدی دونوں ایک ہی ہیں۔ اور وہ میں ہوں۔

میرے نزدیک ان حضرات کا نظریہ بقول مرزا غالب۔

ڈبویا مجھ کو ہونے نے نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا۔

کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس قسم کا نظریہ محض بے وقوفی اور حماقت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کسی موجود شے کے وجود سے انکار کرنا جبکہ اس کا وجود صراحتہً موجود ہو۔ کتنی بڑی بے انصافی ہے۔

جناب مولانا نظام الدین صاحب نے درحقیقت اس سلسلے میں بڑی عمدہ کوشش کی ہے۔ میں نے ان کی کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ اور مجھے بہت ہی پسند آئی۔ انہوں نے اپنی کتاب "ظہور مہدی" کو چار ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) عقیدۂ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں۔
(۲) عقیدۂ ظہور مہدی محدثین کی نظر میں۔
(۳) عقیدۂ ظہور مہدی متکلمین کی نظر میں۔
(۴) منکرین ظہور مہدی کے دلائل پر تبصرہ۔

انداز بیان پیچیدگی سے پاک، سلیس اور عام فہم ہے۔ ہمارے طلبہ اور عوام کے لئے بہت مفید ہے۔ فضلاء حضرات کو چاہیئے کہ مولانا نظام الدین صاحب کے نقش قدم پر چل کر موجودہ حالات میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ اللہ جل شانہٗ ہم

سب کو توفیق نصیب فرمائے۔

نام کتاب :- من الظلمات الی النور
مصنف :- غلام احمد (سابق کرشن لعل)
ملنے کا پتہ :- صدیق ٹرسٹ (رجسٹرڈ) نسیم پلازا نشتر روڈ کراچی نمبر ۵۔

زیر نظر کتاب دراصل ایک نو مسلم کے قبول اسلام کی تفصیلی داستان ہے۔ جس کے پڑھنے سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ صراط مستقیم کی ہدایت درحقیقت رب العالمین کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جس سے وہ اپنی چاہت کے مطابق اپنے بندوں کو نوازتا ہے۔

وصول الی الحق تک انسان کو کتنے مصائب برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ کتنے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ کتنی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ راہِ ہدیٰ کے دلربا اور خوشنما مناظر کس طرح انسانی قلب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور باطل کو ٹھکرانے کے لئے انسان کو کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ راہِ ہدیٰ کو اختیار کرنے کے بعد ابتدا میں کتنی رکاوٹیں سامنے آتی ہیں۔ اور انہیں کس طرح ہٹا کر مسافر آگے بڑھتا ہے۔ یہ داستان ان تمام موضوعات کا مرقع و مجموعہ ہے۔ یہ کتاب جہاں مسلمانوں کے لئے قابل فخر ہے۔ وہاں غیر مسلموں کے لئے سبق آموز اور حد درجہ مفید بھی ہے۔ انداز بیان نہایت ہی سہل اور آسان ہے۔ طباعت وکتابت بڑی خوبصورت اور دلآویز ہے۔ اس کی قیمت پندرہ روپے ہے۔

بقیہ :- مولانا تاج محمد صاحب

ہم اس سلسلے میں قادیانی دوستوں سے عرض کریں گے کہ اپنے مذہب پر سنجیدگی سے نظر ثانی کریں کہ جس شخص کو آپ نبی، مجدد، مہدی، امام وغیرہ وغیرہ مانتے ہیں، خود اپنی کتابوں سے جھوٹا ثابت ہوتا ہے لہٰذا سچائی کا تقاضا ہے ایسے پاگل اور جھوٹے نبی کی نبوت سے اپنے آپ کو آزاد کریں۔ اور اسلام جیسے مذہب میں داخل ہو جائیں۔

بقیہ :- حیات عیسیٰؑ

ان من اهل الكتاب احد الا يومنن بعيسى قبل موت عيسى۔ وهم اهل الكتاب الذين يكونون فى زمان نزوله فتكون الملة واحدة وهى ملة الاسلام۔
(مرقاۃ)
(ج - ۵)
(ص ۲۲۱)

آیت کے معنی یہ ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک فرد بھی ایسا نہ رہے گا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے۔ اور ... السلام کی طرف راجع ہیں، اور مراد وہ اہل کتاب ہیں جو ان کے نازل ہونے کے وقت موجود ہوں گے اس وقت ایک ہی ملت باقی رہ جائے گی۔ یعنی دین اسلام۔

بقیہ :- قومی اخبارات کا مطالعہ

ایڈیٹر الفضل اور ایس ایچ او مصری شاہ کے خلاف ہائیکورٹ میں رٹ داخل کر دی گئی

لاہور یکم فروری (سٹاف رپورٹر) چاہ میراں روڈ کے حاجی بلند اختر نظامی نے روز نامہ الفضل ربوہ کے ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی اور تھانہ مصری شاہ کے ایس ایچ او کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ درخواست دائر کی ہے۔ درخواست دہندہ نے کہا کہ روز نامہ الفضل نے ۶ نومبر ۱۹۸۲ء کے شمارے میں رسول اکرمؐ کی شان میں گستاخی کی اور اس نے اس گستاخی کے خلاف تھانہ مصری شاہ کے انچارج کو درخواست دی تھی کہ مقدمہ درج کیا جائے۔ لیکن تھانہ نے روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا۔ درخواست دہندہ نے عدالت عالیہ سے استدعا کی ہے کہ تھانہ مصری شاہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ روز نامہ الفضل کے ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ درج کرے۔

(بشکریہ روز نامہ جنگ لاہور ۲ فروری ۱۹۸۳ء)

قومی اخبارات کا مطالعہ

قادیانی اب بھی دندناتے پھرتے ہیں

صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق صورت حال

کا نوٹس لیں

پاکستان اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا جس کے لئے لاکھوں مسلمان شہید ہوئے اور ہزاروں عورتیں ہندوستان میں رہ گئیں لہٰذا پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے جس کی اساس نظام اسلام ہے اور پاکستان اور ہماری بقا بھی پاکستان میں اسلام کے نفاذ میں ہے صدر مملکت نے بھی گذشتہ ۱۲ ربیع الاول کو اسلامی قوانین کے نفاذ کا اعلان کر کے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ یہاں اسلام کے خلاف کوئی بات بھی برداشت نہیں کی جائیگی۔ مگر یہ بات بہت افسوس ناک ہے کہ اس اسلامی نظریاتی ملک میں مسلمانانِ عالم کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت کے مقابلہ میں مرزا غلام قادیانی کی نبوت کی دکان علی الاعلان چل رہی ہے مگر پاکستان کی اسلامی حکومت اسکا کوئی نوٹس نہیں لیتی۔ شاید ان کو معلوم نہیں کہ مسیلمہ کذاب کی ایسی ہی نبوت کو ختم کرنے کے لئے خلیفۂ اوّل نے جہاد کیا تھا اور بارہ سو جلیل القدر صحابہ کو شہید کرا کے مسیلمہ اور اس کے حواریوں کو قتل کر دیا تھا ۱۹۳۴ء میں علامہ اقبال مرحوم نے فرمایا تھا کہ احمدیت یہودیت کا چربہ ہے اور احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں لہٰذا انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اب یہ لوگ پاکستان میں ہیں مگر ان کا اصل مرکز قادیان ہندوستان میں ہے۔ جہاں ان کے نبی کا مقبرہ ہے۔ اور بہشتی مقبرہ بھی ہے اور جسٹس منیر صاحب کی ۱۹۵۳ء کی انکوائری رپورٹ ان کے خلاف ایک اہم مصدقہ دستاویز ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت جھٹلا نہیں سکتی۔ اس میں کہا ہے کہ احمدی پاکستان کے مخالف تھے اور ان کی تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ملک تقسیم بھی ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے احمدیوں کی ربوہ میں باقاعدہ گورنمنٹ سیکرٹریٹ ہے۔ فرقان بٹالین کے نام سے فوج ہے سٹیٹ بنک ہے، عدلیہ ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود نے حکم دیا تھا کہ سب احمدی فوج میں ہی نہ بھرتی ہوتے جائیں۔ دوسرے سب محکموں میں بھی پھیل جائیں اور مرزائی افسر اپنے ماتحت مسلمان ملازموں کو احمدی بناتے ہیں اور یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو تمام انبیاء بشمول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیتا ہے احمدیوں کے ان سنگین اور مذموم اسلام اور پاکستان دشمن عزائم کی وجہ سے مسلمانانِ پاکستان کی عظیم قربانیوں اور جدوجہد اور شاہ فیصل شہید کی کوشش سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی رات کو بھٹو نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا مگر اس نے حسب وعدہ اس آئینی ترمیم پر عمل درآمد کرانے کے لئے کوئی قانون نہ بننے دیا جس کی وجہ سے احمدی پہلے سے بھی زیادہ دندنا رہے ہیں اور اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر اپنی تحریروں اور تقریروں میں اسلام کا نام استعمال کر کے اور یہ کہہ کر دنیا میں غلبۂ اسلام جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہوگا۔ (جو کہ ایک نہایت منظم غیر مسلم سیاسی جماعت ہے) سادہ لوح مسلم طلباء کو مرتد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور غیرت مند مسلمانوں کو اشتعال دلا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ احمدی اپنے روزنامہ پرچہ الفضل ربوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح توہین کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ ربوہ کے احمدیوں نے غیر مسلم فارموں کی وجہ سے اپنے ووٹ بھی نہیں بنوائے ہیں اس طرح یہ گروہ آئین پاکستان اور حکومت پاکستان

کی کھلی بغاوت کر رہا ہے اور اسلامی حکومت کی عزت اور وقار کو پیروں تلے روندا جا رہا ہے۔ مگر حکومت پاکستان ٹس سے مس نہیں ہوتی اور یہ بات بھی غور طلب ہے کہ اسرائیل حکومت نے حیفہ میں احمدیوں کے مشن کو کن گروہ اور مذموم سنگین سازشوں اور جاسوسیوں کے لئے رکھا ہوا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دیا ہے۔ اس لئے ان کا فوج میں ہونا بھی سخت نقصان ہے۔ نیز اگر کوئی جعلی فوجی یا سول افسر بن جائے تو حکومت اسے ضرور گرفتار کرے گی مگر افسوس کہ ایک جعلی نبی کے خلیفہ کو ہماری حکومت گرفتار نہیں کر رہی ہے۔ پاکستان اسلام اور مسلمانوں کی سلامتی...... کی خاطر ہم صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے مودبانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ مرزا طاہر خلیفہ ربوہ اور اس کے درباریوں کو آئین پاکستان اور حکومت پاکستان کی کھلی بغاوت کی بنا پر گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دیں اور ایک آرڈیننس جاری کریں کہ اگر کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہے گا یا اسلام کا نام استعمال کرے گا تو اسے پانچ سال بامشقت کی سزا دی جائے۔ ۵۰۰۰/- روپیہ جرمانہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور اللہ کا آخری نبی اور رسول آپ سے راضی ہو۔ آمین۔ ثم آمین۔

(بشکریہ ہفت روزہ حرمت راولپنڈی ۳۱ دسمبر تا ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء)

باقی صفحہ ۲۱ پر

کرنزی کے قریب سرکاری اراضی

قادیانیوں کو قبرستان کیلئے نہ دیجائے

کرنزی ۹ فروری (نمائندہ جسارت) یونین کونسل بستان کے کونسلر اور سماجی کارکن فقیر علی خان نے ڈپٹی کمشنر تھرپارکر اور مارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ کرنزی کے قریب سرکاری اراضی قادیانیوں کو قبرستان کے لئے نہ دی جائے۔ انہوں نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ کرنزی کے قریب چار ایکڑ سرکاری اراضی جو کہ ۱۹۴۷ء سے یونین کونسل بستان کے قبضہ میں ہے اور اس کے آس پاس تمام آبادی مسلمانوں کی ہے اور اس اراضی پر ایک عید گاہ کے علاوہ پینے کے پانی کے چار تالاب بھی موجود ہیں اور پبلک ہیلتھ نے یہاں پر واٹر سپلائی اسکیم کی بھی منظوری دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کو جن کی اس علاقے میں اپنی ہزاروں ایکڑ زمین موجود ہے اس کے باوجود اس سرکاری اراضی میں سے ڈیڑھ ایکڑ زمین ان کو بلامعاوضہ قبرستان کے لئے دی جا رہی ہے جو کہ نہایت افسوسناک بات ہے۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر تھرپارکر اور مارشل لاء حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اس اراضی میں سے قبرستان کے لئے زمین نہ دی جائے بلکہ قادیانیوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی ذاتی زمین میں قبرستان بنالیں۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت کراچی ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء)

(امتحان سے متعلق وفاق کا اعلان برائے درجہ ثانویہ خاصہ (درجہ رابعہ)

پرچہ	مضمون	کتاب	نصاب	تاریخ	ماہ و سال	دن
پہلا پرچہ	تفسیر	ترجمۃ القرآن سورۃ یونس تا سورۃ قصص		یکم	شعبان ۱۴۰۳ھ	ہفتہ
دوسرا پرچہ	فقہ	شرح وقایہ اولین یا آخرین یا الاقتیاع		۲	شعبان 〃 〃	اتوار
تیسرا پرچہ	اصول فقہ	نور الانوار	تا قیاس	۳	〃 〃	سوموار
چوتھا پرچہ	نحو	شرح جامی	تا مبنیات	۴	〃 〃	منگل
پانچواں پرچہ	منطق	قطبی	تصورات	۵	〃 〃	بدھ
چھٹا پرچہ	ادب	مقامات	۱۰ مقالے	۶	〃 〃	جمعرات

WEEKLY Khatme-Nubbuwat KARACHI
Registered S. No. 3220

تحفظ ختم نبوۃ کانفرنس

بخاری مسجد کنری

پانچویں سالانہ

مورخہ ۲۵-۲۶ فروری ۱۹۸۳ء

بمطابق ۱۱-۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ

بروز جمعۃ المبارک - ہفتہ

اسمائے گرامی حضرات علمائے کرام

حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندہری مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان
حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب حجازی ملتان
حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندہری ملتان
حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب ملتان
حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب آزاد فیصل آباد
حضرت مولانا حبیب اللہ خطیب بخاری مسجد کنری
جناب عبدالرحمان یعقوب باوا ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ کراچی

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت
حضرت مولانا احمد میاں حمادی صاحب ڈسٹرکٹ خطیب ٹنڈو محمد خان
حضرت مولانا محمد عرفان قادری صاحب ٹنڈو آدم
حضرت مولانا جمال اللہ صاحب حسینی پنوعاقل
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ربوہ
حضرت مولانا عاشق الٰہی حیدر آباد
حضرت مولانا منظور احمد صاحب حسینی کراچی

اراکینِ مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کنری پاک تھرپارکر